گنجینۂ گوہر یعنے بزم شاہنشاہ - مطلب یہہ ہے کہ ہمارے شاہنشاہ کو شعر و
شاعری کا ذوق و شوق ہولے ہے اور خود شاہنشاہ شعر کہتے ہین اور
شاعرون کی قدر کرتے ہین چونکہ مین بہی شاعر ہون لہذا یہہ دعا دیتا ہون
کہ خداے تعالی بزم شاہنشاہ کو قایم رکہے تاکہ میری بہی کبہی کچہہ قدر ہوجاے
اور انعام و خطاب ملجاے - پہلا کہلا ماضی مطلق کے معنے پر اور دوسرا
کہلا اسم مفعول کے معنے پر ہے - مصرع ثانی مین جو کہلا ہے اُسکے یہہ معنے
ہین کہ کہلا ہوا - ایخدا یہہ درِ گنجینۂ گوہر یعنے یہہ در بزم شاہنشاہ کہلا ہوا
رکہیو - رکہیو اب متروک ہے اسکی جگہ مین رکہہ یا رکہنا کہتے ہین - دوسرے
معنے یہہ ہین کہ گنجینۂ گوہر اشعار کا دفتر ہے - اور بزم شاہنشاہ اُس گنجینہ کا
در ہے یعنے بزم شاہنشاہ مین عمدہ اور منتخب اشعار جو جواہر کے جیسے ہین اُنکا
تذکرہ اور چرچا ہے لہذا مین جو شاعر اور سخن شناس ہون دعاے خیر
دیتا ہون کہ وہ دروازہ ہمیشہ کہلا ہوا رہے - دونون معنون کا حاصل
ایک ہے کہ بادشاہ کو شعر و سخن کا ذوق و شوق ہولے ہے - اللہ تعالی بادشاہ
کو سلامت رکہے -

| | |
|---|---|
| شب ہوی پھر انجم رخشندہ کا منظر کہلا | اس تکلف سے کہ گویا بتکدہ کا در کہلا |

ظاہر ہے کہ جب ہندو لوگ بتکدہ کا دروازہ کہولتے ہین تو روشنی کرتے ہین
اور چراغان جلاتے ہین اور بہی انواع و اقسام کی آرایشین اور تکلفات کرتے ہین
منظر - یعنے نظرگاہ مناظر اسکی جمع ہے انجم ستارے - کواکب - نجم اسکا واحد ہے

| | |
|---|---|
| اگرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب | آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھہ میں نشتر کھلا |

دشنہ حقیقت میں ساطور کو کہتے ہیں جس سے گوشت کاٹتے ہیں اور یہہ فارسی زبان کا لفظ ہے ساعد اور کلائی کی تشبیہہ اسکے ساتھہ دیجاتی ہے جیسے ابرو کی تشبیہہ کمان اور تلوار سے اور نظر کی تشبیہہ تیر اور تلوار سے دیتے ہیں - یہہ شعر مرزا نے ساعد معشوق کی تعریف میں کہا ہے اور اُسکے ساعد حسین کو اپنے لئے دشنہ و ساطور قرار دیا ہے یعنے جس ہاتھہ میں فصد دیوانہ کے لئے نشتر ہے وہی ہاتھہ میرے لئے باعث جنون ہو رہا ہے - اس شعر میں دوست کا لفظ ایسا ہے کہ نفاق کے معنے مربوط نہیں ہوتے کیونکہ منافق کو دوست کہہ نہیں سکتے - یہہ بھی ممکن ہے کہ طعن و طنز کی راہ سے دوست کہا ہو اور مراد دشمن ہو مگر ان معنوں میں تعقید معنوی بہت ہے - کھلا = یعنے کھلا ہوا - ماضی مطلق کا صیغہ اسم مفعول کے معنوں میں آتا ہے -

| | |
|---|---|
| گو نہ سمجھوں اسکی باتیں گو نہ پاؤں اسکا بھید | پر یہ کیا کم ہے کہ مجھسے وہ پری پیکر کھلا |

اسکی باتیں اور اسکا بھید اضمار قبل الذکر ہے ان ضمیروں کا مرجع پری پیکر ہے جو مصرع ثانی میں آیا ہے - گو = اگرچہ - ہرچند - پر = یعنے مگر جو استثنا کیواسطے آتا ہے مگر پر ان معنوں پر اب متروک ہے - پری پیکر = پیکر پری دارندہ - پیکر جسم اور جثہ کو کہتے ہیں - یہہ اسم صفت مرکب ہے اور ایسے معشوق کو کہتے ہیں جسکا جسم ازسرتاپا بہت حسین اور خوبصورت ہو -

| | |
|---|---|
| ہے خیال حسن میں حسن عمل کا سا خیال | خلد کا اک در ہے میری گور کے اندر کھلا |

کھلا یعنے کھلا ہوا حسن عمل کا سا یعنے حسن عمل کیطرح اور حسن عمل کی مانند

| | |
|---|---|
| منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں | زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا |

عالم یعنے حالت وکیفیت - بعض عورتوں اور معشوقوں کے چہرہ پر نقاب بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بعض کے چہروں پر برعکس - نقاب مذکر ہے جیسا کہ مرزا نے یہان کہا ہے - مگر لکھنؤ والے نقاب کو مؤنث باندھتے ہین چنانچہ امانت کہتے ہین ؎ چہرہ سے اپنے دور جو اُس نے نقاب کی ؛ رنگت سفید شب کو ہوی ماہتاب کی ؛ منہ نہ کھلنے پر یعنے حالانکہ منہ نقاب کے اندر ہے -

| | |
|---|---|
| در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا | جتنے عرصہ مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا |

یعنے میرا معشوق ایسا متلون المزاج ہے کہ مجکو در پہ رہنے کو کہا اور جب مین نے اُسکا حکم سنکر اپنا بستر اُسکے دروازے پر کھولا تو اتنے مین معشوق نے مجکو منع کردیا اور یہہ کہا کہ اپنا بستر اُٹھالے اور یہان سے چلدے یا فرار ہو - غرض اس شعر مین شاعر نے اپنے معشوق کا تلون اور عدم استقلال بیان کیا ہے اور یہہ کہتا ہے کہ معشوق بسبب تلون کے مجہہ سے بہت جلد منحرف ہوگیا اور اپنے قول سے پلٹ گیا - عرصہ یعنے مدت اور وقت اور اتنا - کھلا یعنے در پر کھلا -

| | |
|---|---|
| کیون اندھیری ہے شب غم ہے بلاؤن کا نزول | آج اُدھر ہی کو رہیگا دیدۂ اختر کھلا |

اندہیری اور شب تاریک مین کواکب اور تارے زیادہ چمکتے ہین اور بسبب چاند کی روشنی نہونے کے تارون کی روشنی اور درخشندگی شب تار مین بہت بڑہجاتی ہے لہذا اس شعر کا مضمون بداہت اور فطرت آسمانی کے برخلاف ہے اور اس شعر مین بداہت کا انکار ہے۔ شاید شاعر نے اپنے عالم خیال مین ایک بات فرض کرلی ہے جو بے لطف ہے جو لوگ فطرت کے دلدادہ اور حقایق کے گرویدہ ہین وہ اس شعر کے مضمون سے غالباً متعجب ہونگے اور اس شعر کی شرح مین یہہ قید لگائی کہ عرش پر سے بلائین اُترتی ہین اور عرش کو منسوب بہ بلیات و آفات کرنا صحیح نہین کیونکہ ادب کے خلاف ہے اور عرش جو اللہ تعالی کا استواگاہ ہے اُسکو عیب لگانا اور بدنام کرنا ہے شعرا وغیرہ نے آسمان کو بلا کے ساتھہ منسوب کیا ہے نہ عرش کو اس شعر کے معنے جو میرے ذہن مین آتے ہین وہ یہہ ہین کہ غم کی رات مین ہمارے گھر مین اندہیری ہے اور چراغ نہین ہے اور تارون کی اور چاند کی روشنی بھی ہمارے گھر مین نہین آتی ہے کیونکہ ابر حائل ہے اور تارون کی آنکھین یا مہتاب کی آنکھہ ابر و سحاب کی طرف کہلی ہوی ہے نہ ہمارے گھر کی جانب۔ فارسی مین ضرب المثل ہے مصرع خانۂ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست۔ میرزا یہہ کہتے ہین کہ غم کی رات مین ہمارے گھر کو نور مہتاب بھی نصیب نہین ہے کیونکہ ابر حائل اور مانع ہے اور دیدۂ مہتاب ابر کیطرف کہلا ہولہے۔ بہرحال اس شعر مین اپنی بدبختی اور بدقسمتی کو ظاہر کیا ہے کہلا۔ یعنے کہلا ہوا۔ ماضی مطلق بمعنی اسم مفعول آتا ہے۔ میرزا صاحب کی

اس طرز گفتار مین صرف اشارات و کنایات ہین جنکے ہر ایک شخص جدا جدا معنے بیان کرتا ہے اور اشارات و کنایات مین ہوتا یہی ہے کہ کوئی معنی معین و مقرر نہین ہو سکتا کیونکہ جہان صراحت اور وضاحت نہو تو سامع کا خیال ادراک معنی کے لئے چو طرف دوڑتا ہے اور جو معنے اُسکے ذہن مین مدرک ہون اُنہی معنون کو کچھہ یقین اور کچھہ شبہ کے ساتھہ یہہ سمجھتا ہے کہ قائل کا مقصود ہے اسواسطے ایسی طرز گفتار کو شعرا سے فصاحت شعار ناپسند کرتے ہین اور معیوب جانتے ہین کیونکہ وہ آیات بینات کے شائق و طالب ہین اس شعر کے ایک دوسرے معنے یہہ بھی ہو سکتے ہین کہ دیدۂ اختر ہمارے معشوق کیطرف کھلا ہوا ہے نہ ہماری طرف - یعنے کواکب و سیارات ہمارے معشوق کے نظارہ مین اور ہمارے محبوب کے دیکھنے مین مصروف ہین لہذا اُن کی روشنی ہمارے کاشانہ تک نہین پہونچتی - اور اسوجہ سے ہمارا گھر تاریک ہے اور ہمارے گھر مین بلاؤن کا نزول ہو رہا ہے اُدہر ہی کو = یعنے معشوق کے طرف -

| | |
|---|---|
| شب کہ برق سوز دل سے زہرۂ ابر آب تھا | شعلۂ جوالہ ہر یک حلقۂ گرداب تھا |

اس شعر کے مصرع ثانی مین تھا کی جگہ بود لکھدیجئے تو سالم مصرع فارسی بنجاتا ہے مصرع شعلۂ جوالہ ہر یک حلقۂ گرداب بود + اور پہلے مصرع مین سے اور تھا دو لفظ اردو کے ہین باقی کل الفاظ اور تراکیب فارسی کے ہین میرزا کا کلام سمجھنے مین اردو والون کو جو دقتین پیش آتی ہین ازانجملہ